باسمه سبحانه

حدیث:(لا تَقُومُ الساعۃُ حتی لا یُقالَ فی الأرضِ: اللہ اللہ)

کا صحیح مطلب

اور معتمد شارحین حدیث سے ہٹ کر حدیث کی تشریح کرنا پُر خطر ہے

حالِ واقعہ:

بعض احباب نے مجھے ایک ویڈیو کلپ بھیجی، جس میں ایک واعظ صاحب نے حدیثِ مشہور:(لا تقوم الساعۃُ حتی لا یُقالَ فی الأرض: اللہ اللہ)**یعنی: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ روئے زمین پر "اللہ اللہ" نہ کہا جائے گا۔**

اس حدیث کا معنی و مفہوم واعظِ موصوف نے انوکھے انداز میں بیان کیا، جو الفاظِ حدیث سے مطابقت بھی نہیں رکھتا ہے، نہ شراحِ سابقین کے اقوال سے اس کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ مذکورہ حدیث کا مفہوم انہوں نے اپنے گمان کے مطابق یہ بیان کیا کہ: [قرب قیامت ایسے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوں گے کہ جن کے بارے میں کبھی کانوں نے سنا ہوگا اور نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا، حتی کہ انسان شدتِ غم و تکلیف کی بنا پر اللہ! اللہ! کی چیخ نکالے گا، جب یہ وقت آجائے تو تم سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے]۔

تشریح کے غلط ہونے کی وجہ: موصوف کی یہ تشریح الفاظِ حدیث کے متعارض ہے، اس لئے کہ حدیث میں (حتی لا یقال) لائے نافیہ کے ساتھ ہے، اور وہ اس کو اثبات کے معنی پر محمول کر رہے ہیں، پس تو سن اور تعجب کر!

راویٔ حدیث: اس حدیث کو حضرت انس ابن مالکؓ نے روایت کیا ہے۔

حدیث کی تخریج: اس حدیث کی تخریج امام مسلم، امام ترمذی، امام احمد، اور امام ابن حبان (رحمہم اللہ) نے اپنی کتابوں میں فرمائی ہے، جس کی تفصیل آرہی ہے۔

الفاظ روایت: کتب حدیث میں یہ روایت مختلف الفاظ سے مروی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ روئے زمین پر "**اللہ اللہ**" نہ کہا جائے گا۔[مسلم ۱۴۸، ترمذی ۲۲۰۷، احمد ۱۲۰۴۳]

ایک روایت میں ہے: قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو "**اللہ اللہ**" کہتا ہوگا۔[مسلم ۱۴۸، احمد ۱۲۶۶۰]

ایک روایت میں ہے: قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو "**لا الہ الا اللہ**" کہتا ہوگا[ابن حبان ۶۸۴۸]

اور ایک روایت میں ہے: قیامت اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک کہ روئے زمین پر "**لا الہ الا اللہ**" نہ کہا جائے گا۔[احمد ۱۳۸۳۳]

لفظ(اللہ اللہ)کا اعراب:

اس میں اعراب کے دو وجہیں ہیں: /ہاء کے رفع کے ساتھ (اللهُ اللهُ) / اور ہاء کے نصب کے ساتھ (اللهَ اللهَ)۔

رفع ونصب کے اعتبار سے لفظ "اللہ اللہ" کا مطلب:

امام قرطبیؒ (تذکرہ) میں فرماتے ہیں: رفع کی حالت میں توحید کے ختم ہو جانے کا معنی ہو گا، اور نصب کی حالت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے انقطاع کا معنی ہو گا، یعنی قیامت کسی ایسے شخص پر نہیں قائم ہو گی جو کہتا ہو گا کہ: اللہ سے ڈرو!

ابن عربی مالکی (احکام القرآن) میں فرماتے ہیں: یہ روایت رفع و نصب دونوں کے ساتھ مروی ہے، پس اگر آپ رفع کے ساتھ بیان کروگے، تو اس کا معنی ہو گا کہ: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک بھی موحّد جو اللہ کا ذکر کرتا ہو باقی نہ رہے گا، اور جب آپ نصب کے ساتھ بیان کروگے، تو اس کا معنی ہو گا کہ: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کوئی ایسا شخص بھی باقی نہ رہے گا جو نیکی کا حکم کرتے ہوئے اور برائی سے روکتے ہوئے یہ کہے کہ: اللہ سے ڈرو! تو اس وقت عقلمند انسان موت کی تمنا کرے گا، جیسا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرامی ہے کہ: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ ایک شخص کسی کی قبر سے گزرتے ہوئے یہ تمنا کرے گا کہ: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا، تو کتنا اچھا ہوتا"۔

۱) شراح حدیث کا کلام:

علامہ ابن کثیرؒ کا قول: ابن کثیر "البدایہ والنہایہ" میں (حتی لا یقال: اللہ اللہ) کے بارے میں دو قول ذکر فرماتے ہیں:

پہلا قول: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص بھی کسی برائی پر روک ٹوک نہیں کرے گا، یعنی کوئی شخص کسی کو برا کام کرتے دیکھے گا، تو اس پر نکیر نہیں کرے گا، اور اسی بات کو روایت میں (حتی لا یقال: اللہ اللہ) سے تعبیر فرمایا، جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمرو کی حدیث میں ہے کہ: پھر دنیا میں کمینے اور گھٹیا قسم کے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے، جو نہ کسی بھلے امر کو اچھا مانیں گے اور نہ کسی قبیح امر کو برا سمجھیں گے، اور جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ: "ایک بوڑھا شخص کہے گا کہ: میں نے عرصے پہلے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو "لا الہ الا اللہ" کہتے تھے"۔

پھر حالت مزید بدترین ہوتی چلی جائے گی، یہاں تک کہ اللہ کا ذکر روئے زمین سے مفقود و نسیاً منسیاً ہو جائے گا، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے: "قیامت کا وقوع بدترین لوگوں پر ہو گا"، بالفاظ دیگر یہ کہ: "بدترین لوگ وہ ہیں، جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے"، اور حضرت عبد العزیز بن صہیب کی حدیث میں حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ: نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں بخل کی شدت ہو جائے گی، اور زمانہ کا حال بد سے بدتر ہو جائے گا، اور قیامت سب سے بدترین قسم کے لوگوں پر قائم ہو گی"۔

دوسرا قول: (حتی لا یقال: اللہ اللہ) یعنی یہاں تک کہ اللہ کا ذکر زمین کی سطح پر متروک ہو جائے گا، اور اللہ کے نام کی شناخت باقی نہیں رہے گی، اور وہ زمانہ فساد اور نوعِ انسانی کے بگاڑ اور کفر وفسق کے بہتات کا زمانہ ہو گا، اور اسی بات کی طرف دوسری حدیث میں اشارہ ہے کہ: "کسی بھی لا الہ الا اللہ کہنے والے شخص پر قیامت کا وقوع نہیں ہو گا"۔

علامہ امام یحیی بن ھبیرہ رحمہ اللہ (الافصاح عن معانی الصحاح)۵/۳۵۱پر رقمطراز ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک روئے زمین پر اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا / اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ جب تک روئے زمین پر اللہ عزوجل کا ذکر کیا جاتا رہے گا اور اس کا اسم اعظم -جو لفظِ اللہ ہے- پڑھا جاتا رہے گا، اس پاک نام کی بنا پر اہلِ زمین ایک دوسرے پر ترس کھاتے رہیں گے، اس کے وسیلے سے سوال کرتے اور آپسی امور میں اس کی دہائی دیتے رہیں گے، اسی سے ظالم کو ڈرایا جاتا رہے گا، اور مظلوم کو تسلی دی جاتی رہے گی، اس کے ساتھ صدقہ کرنے والا اجر کا امیدوار اور ظلم وزیادتی کا مرتکب سزا سے ڈرتا رہے گا تو (یہ سب امور اس کی علامت ہوں گے کہ) ابھی اس دنیا کے قیام کی مدت باقی ہے اور (اس کی بساط لپیٹنے میں) کچھ دیر کی مہلت ہے۔

جب نوبت یہاں تک جا پہنچے گی کہ زمین سے اس نام (یعنی لفظِ اللہ) کا تذکرہ ہی اٹھ گیا، اس بنا پر کہ کوئی اس ذات کو جانتا ہی نہ ہو، یا اس کی تصدیق نہ کرتا ہو، یا کوئی شر سے اجتناب اور خیر کی رغبت، اجر کی امید رکھنے والا نہ رہا، نہ ہی کوئی اس معزز نام کی خاطر ظلم سے رکنے والا باقی رہا، تو تب یقین ہو جائے گا کہ اب اس زمین کی بربادی کا لمحہ قریب ہوا، اور اپنے باسیوں سمیت اس ٹھکانے کے انقلاب کا وقت آ پہنچا۔(مترجم مولوی محمد یاسر عبد اللہ۔ جزاہ اللہ خیرا)

شارح "صحیح مسلم "امام نووی ؒ کا کلام:

امام نووی نے اس حدیث پر باب باندھا: [باب ذھاب الایمان آخر الزمان] اور دونوں روایتیں پیش فرمائیں: [لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض: الله الله] اور دوسری روایت [لا تقوم الساعة على أحد يقول: الله الله] اور تحریر فرمایا کہ: بہر حال حدیث کا معنی یہ ہو گا کہ: قیامت کا وقوع سب سے گھٹیا مخلوق پر ہو گا، جیسا کہ دوسری روایت میں وارد ہے کہ: ایک پاکیزہ ہوا یمن کی جانب سے آئے گی پھر وہ مومنین کی روحیں قیامت کے قریب قبض کر لے گی۔

۲) مشکوۃ کے شراح کا کلام:

۱- ملا علی قاری "مرقاۃ" میں رقم طراز ہیں کہ: (حتی لا یقال: اللہ اللہ) میں رفع ہے، اور تکرار تاکید کی غرض سے کی گئی ہے، اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا مکرر لانا کثرتِ ذکر کی طرف مشیر ہے، اور معنی ہو گا: (اللہ حسبی) اللہ مجھے کافی ہے یا (ھو المعبود) وہ ہی معبود ہے، تو پہلا جزء مبتدا اور دوسرا خبر ہے، اور مشکوۃ کے ایک نسخے میں دونوں کا نصب بھی منقول ہے۔

۲- ایک اور شارح فرماتے ہیں کہ: (الله الله) اگر بالرفع مانا جائے، تو مبتدا خبر کی ترکیب ہو گی، اور معنی ہو گا کہ: اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے، اس کے علاوہ اور کوئی نہیں، اور اگر دونوں کو منصوب شمار کیا جائے، تو تحذیر پر محمول ہو گا، یعنی: اللہ سے ڈرو! اور اسی کی عبادت کرو، چنانچہ اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہو جائے گا کہ: جب تک کوئی مسلمان زمین پر ایسا ہو گا جو لوگوں کو اللہ سے ڈرائے گا تب تک قیامت واقع

نہیں ہوگی، اور ایک بات یہ کہی گئی کہ: جب اللہ کا ذکر ہی زمین سے نابود ہو جائے گا تو لوگوں کی بقاء کی ضرورت بھی نہ رہے گی، لہذا قیامت کا وقوع ہو جائے گا، اسی سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ: عالَم کی بقاء علماءِ عاملین اور برگزیدہ بندے اور عام ایمان والوں کی برکت سے ہے۔

۳- علامہ طیبی فرماتے ہیں: (حتی لا یقال) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اور اس کی عبادت نہ کی جائے، اسی کی طرف ایک آیت کریمہ میں اشارہ ہے کہ [ویتفکرون فی خلق السماوات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا]، یعنی میں نے ان مخلوقات کو بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا ہے، بلکہ مقصدِ تخلیق یہ ہے کہ بندے مجھے یاد رکھیں اور میری عبادت کریں، پس جب ذکر و عبادت نہیں کی جائے گی، تو انسب یہی ہے کہ حق تعالی کائنات کا نظام زیر وزبر فرمادے اور قیامت واقع ہو جائے۔

۴- امام مظہر الدین فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ: علماء وصلحاء کی برکت، کائنات میں موجود تمام مخلوقات یعنی جن وانس ودیگر حیوانات وجمادات ونباتات، سب کو پہنچتی ہے۔ ان چاروں شراح حدیث کے اقوال "مرقاۃ" میں ہیں۔

۳) سیرت کی کتاب کے مصنف امام صالحیؒ کا کلام:

امام صالحی نے (سبل الہدی) میں ایک باب باندھا جس کا عنوان ہے: چھیالیسواں باب (ان لوگوں کے بیان میں جن پر قیامت کا وقوع ہوگا، اور روئے زمین پر اللہ اللہ کہنے والے شخص پر قیامت واقع نہیں ہوگی، اور اس وقت واقع ہوگی جب بت پرستی عام ہوگی اور بھلی چیز کو اچھا نہ سمجھا جائے گا اور نہ بری چیز کو برا سمجھا جائے گا)۔

۴) علماء دیوبند کے اقوال:

حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم (درس مسلم) ۱/۴۸۹ میں تحریر فرماتے ہیں:

[لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض: الله الله] یہاں لفظ "اللہ اللہ" دونوں مرتبہ مرفوع پڑھا جائے گا۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ: قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی، یعنی کفار پر جن میں کوئی "اللہ اللہ" کہنے والا نہیں ہوگا، جیسا کہ پیچھے "باب الريح التی تكون قرب القيامة" میں حدیث آچکی ہے کہ: "ان الله يبعث ريحا من اليمن الين من الحرير ، فلا تدع احدا فی قلبه مثقال حبة من ايمان الا قبضته"۔

حضرت شیخ اکرام علی بھاگلپوری صاحب رحمہ اللہ، سابق شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل (نفع المسلم) ص۳۵۶ پر تحریر فرماتے ہیں:

[لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض: الله الله. وفي رواية : لا تقوم الساعة على أحد يقول : الله الله]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک روئے زمین پر "اللہ اللہ" نہیں کہا جائے گا۔

مقصد: قاعدہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے جو چیز بنائی جاتی ہے، جب وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے تو اس کو ختم کر دیا جاتا ہے، اس زمین اور اس پر بسنے والے کو پیدا کرنے کا مقصد خدا کی عبادت ہے، جب یہ مقصد لوگ چھوڑ دیں گے، تو پھر دنیا ہی ختم کر دی جائے گی، گویا اس زمین کی روح

خدا کا ذکر ہے، جب تک صلحا اس مقصد کو پورا کرتے رہیں گے، تو اس کے خیر و برکات سے فجار وفساق بھی فائدہ اٹھاتے رہیں گے، کہ صلحا کا اثر متعدی ہوتا ہے، اور جب قربِ قیامت میں ہوا چلنے پر، تمام مؤمنین کی روحیں قبض کرلی جائیں گی، جس کا تذکرہ (باب الريح التي تقبض أرواح المؤمنين) میں ہو چکا، تو زمین پر صرف بدترین مخلوق رہ جائے گی، انہیں لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔

حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ، سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند (تحفۃ الالمعی) ۵/۵۷۹ پر رقمطراز ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض:الله الله] نہیں برپا ہو گی قیامت یہاں تک کہ نہیں کہا جائے گا زمین میں "اللہ اللہ"۔ یعنی جب تک زمین پر اللہ تعالی کا نام لینے والا کوئی بھی باقی ہے، قیامت نہیں آئے گی، اور جب کوئی بھی اللہ کا نام لینے والا زمین پر باقی نہیں رہے گا قیامت برپا ہو جائے گی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صورتِ حال بگڑتی بگڑتی یہاں تک پہنچ جائے گی کہ اللہ کا نام لینے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔

(خیر المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح) ۶/۱۱۳ پر ہے: فصل اول: جب تک روئے زمین پر ایک بھی اللہ کا نام لیوا موجود ہے، قیامت نہیں آسکتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں قائم ہو گی حتی کہ زمین میں "اللہ اللہ" کی صدا نہ رہے، اور ایک روایت میں ہے کہ: قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہو گی جو "اللہ اللہ" کہتا ہو گا۔

(توضیحات شرح مشکوۃ) ۷/۵۷۹ میں ہے: باب: قیامت بد معاشوں پر قائم ہو گی۔

قیامت کا زلزلہ اور اس ہنگامہ بڑی کڑوی حقیقت ہے، اس لئے اللہ تعالی نیک لوگوں کو اس ہنگامہ سے بچا کر پہلے موت دے دیں گے، اور جب دنیا میں صرف اور صرف بد معاش، لوفر، لٹیرے، لفنگے، شرابی، کبابی، کفار اور اشرار رہ جائیں گے، تو ان پر قیامت آجائے گی۔

فصل اول: لوگوں میں جب تک اللہ کا نام ہو گا قیامت نہیں آئے گی۔[عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض:الله الله". وفي رواية : "لا تقوم الساعة على أحد يقول : الله الله"]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک روئے زمین پر "اللہ اللہ" کہنا موقوف نہ ہو جائے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا: قیامت اس شخص پر قائم نہیں ہو گی جو "اللہ اللہ" کہتا ہو گا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ: حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ: روئے زمین سے اہل ایمان کے رحلت فرمانے کے بعد ہی قیامت واقع ہو گی، لہٰذا اس وقت تک کوئی بھی ذاکر وعابد باقی نہیں رہے گا، اور جن پر قیامت کا وقوع ہو گا وہ انسانوں میں سب سے زیادہ کمینے لوگ ہوں گے، جو کسی بھی قسم کے گناہ ومعاصی کے ارتکاب سے ذرا بھی شرم وحیا نہیں کریں گے۔

خلاصہ میں مذکور مطلب پر متعدد شواہد دلالت کرتے ہیں، جن کو شراح حدیث و مصنفینِ کتب نے ان کے مواقع میں بیان فرمائے ہیں، مگر روایت کا جو نیا مفہوم و مطلب واعظ صاحب بیان کر رہے ہیں وہ ان کا ذاتی اجتہاد ہے، جو قطعا صحیح نہیں ہے۔

لہذا شرحِ حدیث کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ: اس باب میں، شراح و متقدمین اہل علم کے کلام کی جانب رجوع کیا جائے، اور انہیں کے فہوم پر اعتماد کیا جائے، اور بغیر ٹھوس دلیل کے نئی نئی باتیں ایجاد کرنے میں احتیاط برتی جائے۔

حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو سیدھی راہ کی رہنمائی فرمائے، اور ہر گمراہی وضلالت سے محفوظ رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

كتبه بالعربيه العبد العاجز : محمد طلحه بلال احمد منيار
ونقله الى الارديه : المولوى خبيب بن محمد ايوب منيار